

<p>علم عورت کو دیکھ کر آنسو اے سے ابا اخصین تنگ تیرے سزا کا کوئی بہاؤں کا پوچھنے والی</p>	<p>علم بازار میں جو دغا ہو جو کھانے کے لیے اور قیدیوں کی تازہ موت و تقاضا</p>	<p>علم باجاز شرما سے کیا کیا پہلے جابین کوئی ایمان وہ قافلہ چھ متصل نظارہ بہ بابا</p>
<p>جب تخت پہنچے ہو سے سفاک سجاد نے رو رو کر تب ان بچوں کی ماؤں کو ہر بی بی نے ہاتھ انگڑ پینچے کے</p>	<p>علم وہ قافلہ دروازہ جا کر کیا آئے تین سب کو حاکم نے سب کو حاکم نے</p>	<p>علم غافل تھا کہ اسیران دروازے تک لگ سب بچوں کو سنے اسی کی سو تو نہر چھاپ پھر</p>
<p>علم سب عورتوں میں دار میں آئے کے تین تین کے تین تین</p>	<p>علم اور سینگ کے سر بیاض اسیرا کا مجلس کی یاد جب آنکھ اٹھالی</p>	<p>علم دو کاٹون میں سلیکٹ میں وہ کاٹون میں نخل تھا کہ</p>
<p>علم گوسن میں نہیں بر جانتے تھے جلدی چلو یہ تم قیدیوں کی</p>	<p>علم مجلس کی یاد جب آنکھ اٹھالی سب کو دیکھا سب کو دیکھا</p>	<p>علم مجلس کی یاد جب آنکھ اٹھالی سب کو دیکھا سب کو دیکھا</p>
<p>گوسن میں نہیں یہ بر جانتے تھے وہ جلدی چلو یہ وقت تم قیدیوں کی</p>	<p>گوسن میں نہیں یہ بر جانتے تھے وہ جلدی چلو یہ وقت تم قیدیوں کی</p>	<p>گوسن میں نہیں یہ بر جانتے تھے وہ جلدی چلو یہ وقت تم قیدیوں کی</p>

<p>۲۱۳ اے ہونے کو رہا ہے جو بڑا ہے اے ہونے کو رہا ہے جو بڑا ہے اے ہونے کو رہا ہے جو بڑا ہے اے ہونے کو رہا ہے جو بڑا ہے</p>	<p>۲۱۴ بان صلح تو گئی برکتی بجائی اٹھا بھی حال کا غم پر تھا سر تھے نہ مظلوم بجائے نہ کیوں خالق نے اسے بخشے تھے نصیب</p>	<p>۲۱۵ بجائی نے نہ سے بجائے کیوں بقدر کے صدقہ اذیت پر شفقت بقدر کے صدقہ اذیت پر شفقت بقدر کے صدقہ اذیت پر شفقت</p>
<p>مجاہدے جو پانی تھیں منلا یوحنا کو زہرا کی رد میں تھیں کفنا یوحنا کو</p>	<p>ہر چند رفیق شدہ دین فتنہ دہان تھے ہر فوج سے بوجھ اپنی کہہ کر جان تھے</p>	<p>سیر سرد بار جو سیر کھلا کر شیر کے بیعت کے نہ کرنے کی سزا کر</p>
<p>۲۱۶ اے ہونے کو رہا ہے جو بڑا ہے اے ہونے کو رہا ہے جو بڑا ہے اے ہونے کو رہا ہے جو بڑا ہے اے ہونے کو رہا ہے جو بڑا ہے</p>	<p>۲۱۷ واندو جو بجائی کو تو تارکت تھاک ہی علامتیں با تین یہ بنا تھاک ہی علامتیں با تین یہ بنا تھاک ہی علامتیں با تین یہ بنا</p>	<p>۲۱۸ کی بات تھی کہ جس نے جی بھی دیا اور بچھری</p>
<p>جب قتل کرے مجھ کو تو اس جا سے ایسا نہو یہ دوڑ کے لاشے سے پس جا</p>	<p>خالق کی خوشی کے لیے کتوا یا سر کو است پفا کر دیاشش با بے سر کو</p>	<p>بیعت کا نہ اقرار کیا اسے دہن سے شہیر کسی طرح نہ افضل تھا حسن سے</p>
<p>۲۱۹ چور کا دم کا دم سے کتنی بھی تڑا کو نہ دیا بھی جو اور چور بھی قتل کا دم کا دم سے کتنی بھی تڑا کو نہ دیا بھی جو اور چور بھی</p>	<p>۲۲۰ جلا دھڑا دو تھا پس اپنے بلایا اور زینت لانا کو و چھلی سے لایا جلا دھڑا دو تھا پس اپنے بلایا اور زینت لانا کو و چھلی سے لایا</p>	<p>۲۲۱ اس کا دم کا دم سے کتنی بھی تڑا کو نہ دیا بھی جو اور چور بھی اس کا دم کا دم سے کتنی بھی تڑا کو نہ دیا بھی جو اور چور بھی</p>
<p>اس کا دم کا دم سے کتنی بھی تڑا کو نہ دیا بھی جو اور چور بھی</p>	<p>باہن ہی بن گو کہ اسے بوطنی ہر یہ خواہر شہیر کو گردن زدنی ہر</p>	<p>اس سید مسموم کے انصار کمان تھے شہیر کے سے اسکے مددگار کمان تھے</p>

<p>۳۱۷ سر پر اس دم جو تندی ہوئی یہ سر پر اس دم جو تندی ہوئی اس دم کو تو بول آئی درود میں اس دم کو تو بول آئی درود میں اس دم کو تو بول آئی درود میں اس دم کو تو بول آئی درود میں</p>	<p>۳۱۸ بانہوں کوئی لہجہ تھی کوئی قدم کوئی لہجہ تھی کوئی قدم کوئی لہجہ تھی کوئی قدم کوئی لہجہ تھی کوئی قدم کوئی لہجہ تھی کوئی قدم کوئی لہجہ تھی کوئی قدم</p>	<p>۳۱۹ تاج و تاج سے بھر دو گئی تاج و تاج سے بھر دو گئی تاج و تاج سے بھر دو گئی تاج و تاج سے بھر دو گئی تاج و تاج سے بھر دو گئی تاج و تاج سے بھر دو گئی</p>
<p>جلاد سے زینب کو تم اس آنچالو ادا دی پھوپھی جان کی تم جانچالو</p>	<p>لہرائے تو لہوار پڑی تھی شقی کی لہرائے تو لہوار پڑی تھی شقی کی لہرائے تو لہوار پڑی تھی شقی کی لہرائے تو لہوار پڑی تھی شقی کی لہرائے تو لہوار پڑی تھی شقی کی لہرائے تو لہوار پڑی تھی شقی کی</p>	<p>پاس آئے نہ دیو جو مے لائے پر اسو کو بالوں کے چھبھا دیو جو جلدی سے رو کو</p>
<p>۳۲۰ دادی کیلئے تھی اچھی کمانہ دادی کیلئے تھی اچھی کمانہ دادی کیلئے تھی اچھی کمانہ دادی کیلئے تھی اچھی کمانہ دادی کیلئے تھی اچھی کمانہ دادی کیلئے تھی اچھی کمانہ</p>	<p>۳۲۱ ایک کو بھائی تھی زینب ایک کو بھائی تھی زینب ایک کو بھائی تھی زینب ایک کو بھائی تھی زینب ایک کو بھائی تھی زینب ایک کو بھائی تھی زینب</p>	<p>۳۲۲ تاج و تاج سے بھر دو گئی تاج و تاج سے بھر دو گئی تاج و تاج سے بھر دو گئی تاج و تاج سے بھر دو گئی تاج و تاج سے بھر دو گئی تاج و تاج سے بھر دو گئی</p>
<p>بولی ہنن انداز یہ اور دن کی صدا کا نعرہ ہر ترے دادا علی شیر خدا کا</p>	<p>ساتھ اس شہ والا کامیر مجھ ک تھا مرنے کا نہیں غم ہو پھر نا ہی غضب تھا</p>	<p>پھر ہوا بھائی مرمان جانی سے ملے آخر تو اجل آئی ہنن بھائی سے ملے</p>
<p>۳۲۳ اس دم کو تو بول آئی درود میں اس دم کو تو بول آئی درود میں اس دم کو تو بول آئی درود میں اس دم کو تو بول آئی درود میں اس دم کو تو بول آئی درود میں اس دم کو تو بول آئی درود میں</p>	<p>۳۲۴ ایک کو بھائی تھی زینب ایک کو بھائی تھی زینب ایک کو بھائی تھی زینب ایک کو بھائی تھی زینب ایک کو بھائی تھی زینب ایک کو بھائی تھی زینب</p>	<p>۳۲۵ تاج و تاج سے بھر دو گئی تاج و تاج سے بھر دو گئی تاج و تاج سے بھر دو گئی تاج و تاج سے بھر دو گئی تاج و تاج سے بھر دو گئی تاج و تاج سے بھر دو گئی</p>
<p>جلاد لعین تیغ بکف سر پر کھرا سر پر پھوپھی زینب کے فک فک ٹ پڑا</p>	<p>اگر بھی نہ رو اب نہیں تھوڑی کی جاہ یہ غل جو ہوا ہر مری ارمان کی صدا</p>	<p>یون الہرم اگے جھکے شہ کی ہنن ہر سطر سے پروانے جھکدین لگن ہر</p>

۵۳۷
 پھر رو رو کے بانٹنے کی عرض کی اور
 تسلیم ہو کر تھی ہے بانٹو و زاری
 بن پانی تڑپتی ہو کے پتیدہ مری پیا
 پاسی ہو کھی روز کے پوتی پھیلا

پوتی کی بھی جان بخشی کیے جائے حضرت
 ساتھ آیا ہو پانی تو دیے جائے حضرت

۵۳۸
 کہہ پیر جی سفارش بھی کرو دادا عالی سے
 قید سے من تگ ہون نہ نہ لبتا
 خاتم کی جدائی سے میں ہزار ہوں جی سے

قاسم گئے جسوا وہین لجا میں مجھے بھی
 ہمراہ رکاب اپنے لیے جائیں مجھے بھی

۵۳۹
 کر کے بیان رونے لگی جبکہ وہ پر
 و بار سنگم کا عجب ہو گیا عالم
 یہ عجیبہ ظاہر ہوا مجلس میں جو اس
 مانع ہوا تب قتل سے زینب کے وہ ظلم

دلیہ کہ آگے یہ معلوم ہو سکتا
 زندان میں کیا بند اسیران عرب کو